بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ... عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶- ماہ امان ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تین دن سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی خیر و عافیت کے لئے دُعا جاری رکھیں۔

حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو بھی بفضلہ تعالیٰ صحت ہے۔ ثم الحمد للہ۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا بخار خدا کے فضل سے ٹوٹ چکا ہے۔ اور جسم کے درد میں بھی افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا جاری رکھیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو دَورہ مرض حبس البول سے تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

دو تین روز سے مطلع ابر آلود تھا۔ اور دو ایک مرتبہ بوندا باندی بھی ہوئی۔ مگر گزشتہ شب خاصی بارش ہوئی۔

جلد ۳۱ | ۲۷ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | ۲۷ مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۷۳

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

ہندوستانیوں کے لئے ارزاں کپڑا اور حکومتِ ہند

ان دنوں ہندوستان میں یوں تو زندگی کی ہر ضرورت شدید گراں ہے۔ اور روز بروز گراں تر ہو رہی ہے۔ لیکن کپڑے کی حالت خصوصیت سے تشویش انگیز ہے۔ کپڑا اتنا گراں ہوتا جا رہا ہے۔ کہ اگر یہی حالت رہی تو شائد اس ملک کی اکثر آبادی کو لنگوٹی پر ہی اکتفا کرنا پڑے گا۔ اس صورتِ حالات پر سنٹرل اسمبلی میں حکومتِ ہند کے فائنس ممبر سر جرمی ریزمین نے اظہارِ خیالات کیا ہے آپ نے کہا۔ کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے بمبئی کی کاٹن مارکیٹ والوں نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس سے زیادہ شرمناک اور افسوسناک رویہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ اور اس رویہ کے نتیجہ میں غرباء کے لئے سستا کپڑا مہیا کرنا سخت مشکل ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ بمبئی کی کاٹن مارکیٹ میں جو سٹہ بازی جاری ہے۔ اس نے ارزاں کپڑے کے سوال کو بہت ٹیڑھا بنا دیا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ روئی کی قیمتوں میں اس قدر اضافہ کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ اجناس خوردنی کی کاشت میں کمی واقعہ ہو جائے گی۔ کیونکہ زیادہ قیمتیں حاصل ہونے کے لالچ میں کاشتکار روئی کی کاشت پر زیادہ زور دیں گے۔ اور آپ نے بمبئی کے سوداگرانِ روئی کو دھمکی دی ہے۔ کہ اگر ان کے رویہ میں تبدیلی نہ ہوئی تو ان کے خلاف سخت قدم اٹھایا جائے گا۔

یہ امر خوشکن ہے۔ کہ حکومت نے اس طرف توجہ کی ہے۔ لیکن اس وقت جو حالت پیدا ہو چکی ہے۔ اس کی ذمہ واری بمبئی کے سوداگرانِ روئی پر گو کتنی زیادہ کیوں نہ ہو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ حکومت بھی اس ذمہ واری سے بچ نہیں سکتی جب ملک میں مل کے کپڑے کے نرخ بڑھنے شروع ہوئے۔ تو باوجودیکہ عوام الناس کی طرف سے پے در پے یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ نرخ مقرر کر دیئے جائیں۔ حکومت نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ ملوں کے مالک سوت اور کپڑے کی قیمت برابر بڑھاتے گئے۔ اور حکومت خاموش رہی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ وہ اس پر خوش تھی۔ کیونکہ اس صورت میں زائد منافع پر ٹیکس کے ذریعہ اسے کافی آمد ہو رہی تھی۔ اس وقت اسے اس امر کا کوئی احساس نہ تھا۔ کہ غرباء پر اس کا اثر لازماً پڑے گا۔ اور اسے یہ بھی معلوم تھا۔ کہ اس نفع اندوزی میں روئی کے کاشتکاروں کا کوئی حصہ نہ تھا۔ بلکہ مالکانِ مل ہی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا رہے تھے۔ اس کے علاوہ حکومت نے باہر سے آنے والی روئی پر ایک آنہ فی پونڈ کے حساب سے ڈیوٹی لگا رکھی ہے۔ اور وہ اس ذریعہ سے بھی کافی رقم حاصل کر رہی ہے تو کیا اسے یہ علم نہیں۔ کہ اس قسم کا ٹیکس کپڑے کی گرانی پر ہی منتج ہو سکتا ہے۔ اسے ارزاں کرنے میں مدد نہیں دے سکتا۔ ہم مانتے ہیں کہ کپڑے کی قیمت میں کمی کرنے کے لئے روئی کی قیمت میں کمی کرنے کی طرف حکومت اگر توجہ کرے۔ تو اپنا فرض ادا کرے گی لیکن اسے یہ بھی تو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض دیگر ضروری خام اشیاء کی قیمتیں روئی کی نسبت بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہیں۔ اور ان کی طرف بھی اسے توجہ کرنی لازمی ہے۔ روئی کی قیمت پر کنٹرول قائم کر دینا درآنحالیکہ دوسری ضروری اشیاء کی قیمتوں پر کوئی پابندی نہیں قرینِ انصاف بات نہیں۔ بالخصوص اس صورت میں کہ گزشتہ تین سالوں سے روئی کی قیمت بہت ہی خراب رہی ہے۔ بلکہ اصل لاگت سے بھی کم رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال خود حکومت نے ہندوستان کے کاشتکارانِ روئی کی امداد کے بہانہ سے بیس ہزار گانٹھیں کم سے کم قیمت پر خرید کی تھیں۔ اور ہندوستانی روئی کی قیمتوں میں اس بدحالی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لورپول نے یہاں سے بہت بڑی مقدار میں روئی خرید کر سٹاک کر لی تھی۔ ان سب باتوں کو حکومتِ ہند دیکھتی رہی۔ اور اہلِ ملک کے مفاد کے پیشِ نظر کوئی اقدام ضروری نہ سمجھا۔ اور اب کہ اس نے اس طرف توجہ کرنی ضروری سمجھی ہے۔ اسے سب حالات کو دیکھ کر قدم اٹھانا چاہیئے۔

سر جرمی نے اپنے تبصرہ میں اس خدشہ کا جو اظہار کیا ہے۔ کہ روئی کی قیمتوں میں اضافہ اجناس خوردنی کے زیادہ سے زیادہ کاشت کئے جانے میں روک بن جائے گا۔ تو اس کے بارہ میں گزارش ہے۔ کہ اس مہم کو تقویت دینے کے لئے صرف یہی ایک تجویز کافی نہیں۔ کہ روئی کی قیمتوں کو بڑھنے نہ دیا جائے۔ بلکہ حکومت کو اس کی حوصلہ افزائی کے مؤثر ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ اس وقت عالت یہ ہے۔ کہ اجناس خوردنی پیدا کرنے والوں کو حکومت نے کسی بھی جنس کے لئے معقول نرخوں کی کوئی پیشکش نہیں کی۔ اور اس طرح کاشتکاروں کے لئے کوئی خاص جنس پیدا کرنے کے لئے کسی قسم کی کشش موجود نہیں۔ اس صورت میں یہ امید رکھنا کہ روئی کی قیمت کو اگر بڑھنے سے روک دیا گیا۔ تو لوگ خود بخود اجناس خوردنی کو زیادہ سے زیادہ کاشت کرنے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے بہت زیادہ معقول خیال نہیں۔ روئی کی قیمت اگر نہ بھی بڑھے۔ تو بھی اس کا لازمی نتیجہ یہ نہیں۔ کہ اجناس خوردنی کی کاشت میں اضافہ ہو۔ پس اس مہم کو تقویت دینے اور اسے مؤثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت اور مناسب تدابیر اختیار کرے۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے بہت دیر سے یہ کہا جا رہا تھا۔ کہ وہ سٹینڈرڈ کلاتھ تیار کرا رہی ہے جو کپڑے کی گرانی کے سوال کو بہت حد تک حل کر دیگا اور غرباء کو تن ڈھانکنے کے لئے زیادہ زیر بار نہ ہونا پڑے گا۔ اور اب کچھ عرصہ سے یہ بھی چرچا ہو رہا ہے۔ کہ وہ کپڑا بازار میں آ چکا ہے۔ لیکن کہیں دیکھنے میں نہیں آتا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی مقدار اتنی کم ہے۔ کہ اسے غرباء کی مشکلات کا علاج قرار دینا صحیح نہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ اسے زیادہ سے زیادہ مقدار میں مہیا کرنے کا انتظام کرے۔

ہمارا کام اور اسکی تکمیل کا ذریعہ

مختلف کاموں کے لئے مختلف ہتھیاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس قسم کا کام کسی کے درپیش ہو۔ اس کے مطابق اسے تھوڑے وقت اور بطریق احسن مکمل کرنے کے لئے ہتھیار کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جس قسم کے سامان کی ایک سنار کو ضرورت ہوتی ہے۔ وہ سامان لوہار کے کام میں اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ وہ کام جو آج ہمارے سامنے ہے۔ بے شک اس کے لئے کسی لوہے اور لکڑی کے ہتھیاروں کی ضرورت تو نہیں۔ مگر اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہمیں بھی ایک ایسے ہتھیار کی ضرورت یقیناً ہے۔ جس کے بغیر ہم اس کام کو مکمل نہیں کر سکتے۔

ہمارا کام کیا ہے؟ ہم میں سے ہر ایک پر واضح ہے۔ اور وہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہمارا مقصد "اسلام اور احمدیت کی ترقی" ہے۔ اور یہی وہ فریضہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے ہمارے ذمہ لگایا ہے۔ اور یہی وہ مقصد ہے۔ جو آج خدا تعالےٰ کی مشیت خاص کے ماتحت ہمارے سامنے رکھا گیا ہے۔ چنانچہ "ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے جو ہتھیار بخشا ہے وہ تبلیغ ہے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ اخاء ۱۳۲۱ ہش)

اس عظیم الشان کام کے لئے ہی ایک وہ صحیح ہتھیار ہے۔ جس کا ہر احمدی کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے۔ مگر ہتھیار وہی مفید ہو سکتا ہے۔ جو زنگ آلود نہ ہو بلکہ تیز ہو۔ جو ٹوٹا پھوٹا اور کمزور نہ ہو۔ بلکہ بالکل درست۔ مکمل اور مضبوط ہو۔

چنانچہ تبلیغ کے ہتھیار کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے جماعت کو تبلیغی ٹریننگ حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اسی ضرورت کے مدنظر شعبہ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے "دعوۃ الامیر" تبلیغی کورس کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ جسے انشاء اللہ تین امتحانوں میں ختم کیا جائے گا۔ تاکہ احباب جماعت کو تبلیغ کے لئے جن مسائل کا جاننا ضروری ہے۔ ان کی صحیح واقفیت حاصل ہو سکے۔ اور وہ بے دریغ ہر میدان میں تبلیغ کر سکیں۔ اور اس مفید ہتھیار سے بہترین نتائج حاصل کر سکیں۔ دعوۃ الامیر بک ڈپو سے ۱/ آنے میں مل سکتی ہے۔ محصول ڈاک ۱/

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۰ر فروری تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ اللھم زدفزد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۳۹۔ غلام علی صاحب ضلع گورداسپور
۴۴۰۔ رشید احمد صاحب "
۴۴۱۔ نصرت صاحبہ "
۴۴۲۔ سکینہ بیگم صاحبہ "
۴۴۳۔ محمد شریف صاحب "
۴۴۴۔ عبد العزیز صاحب "
۴۴۵۔ بشیر احمد صاحب "
۴۴۶۔ فاضل خان صاحب "
۴۴۷۔ محمد ابراہیم صاحب ضلع گورداسپور
۴۴۸۔ آمنہ بی بی صاحبہ "
۴۴۹۔ شفاء اللہ صاحب "
۴۵۰۔ بدر الدین صاحب "
۴۵۱۔ چراغ الدین صاحب ضلع گورداسپور
۴۵۲۔ سرداراں بی بی صاحبہ "
۴۵۳۔ عبد اللہ صاحب "
۴۵۴۔ برکت بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۴۵۵۔ طالب علی صاحب "
۴۵۶۔ مستور صاحب "
۴۵۷۔ منگتا صاحب "
۴۵۸۔ محمد مختار صاحب ضلع گورداسپور
۴۵۹۔ علی احمد صاحب "
۴۶۰۔ اللہ دتا صاحب "

اعمال نیّت پر منحصر ہیں

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

جیسی نیّت ہوگی۔ ویسی ہی بر آئیگی مُراد
ساری برکت فعل کی نیّت سے وابستہ ہے جب
نیک نیّت بامُراد۔ اور بد ارادہ نامُراد
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات رکھ ہر وقت یاد

قحط الاؤنس پر چندہ

بعض احباب نے دریافت کیا ہے کہ قحط الاؤنس جو گورنمنٹ نے گرانی کی وجہ سے عارضی طور پر منظور فرمایا ہے۔ اس پر چندہ واجب ہے یا نہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قحط الاؤنس گو عارضی طور پر تنخواہ پر اضافہ ہے۔ تاہم تنخواہ کا حصہ ہے۔ اس لئے اس پر چندہ واجب ہے۔ جو تمام موصی و غیر موصی صاحبان کو شرح مقررہ کے مطابق ادا کرنا چاہیئے۔ ناظر بیت المال

اخبار احمدیہ

گھٹیالیاں میں درس موضع گھٹیالیاں میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی قریباً ۱۵ یوم قیام فرمائیں گے۔ ہر صبح و شام درس دیتے اور تقریریں فرماتے ہیں۔ ارد گرد کی جماعتیں شمولیت کر کے آپ کی قیمتی نصائح سے مستفیض ہوں۔ خاکسار شیخ غلام رسول سیکرٹری جماعت احمدیہ گھٹیالیاں

اعلان نکاح ۲۰ر ہش کو بابو محمد رمضان صاحب دہلوی کا نکاح ۱۵۰۰ مہر پر مسماۃ صفیہ بیگم صاحبہ بنت سید پیر احمد صاحب ہوشیار پوری کے ساتھ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار فضل احمد قادیان

ولادت اخویم ولایت حسین صاحب قادیان کے ہاں ۱۴ مارچ کو لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نیک اور صاحب عمر کرے۔ خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی

سپاس تعزیت قاضی عبد المجید صاحب سپرنٹنڈنٹ سالٹ مرحوم کی وفات پر احباب جماعت کی طرف سے خطوط و پیغامات بطور تعزیت موصول ہوئے ہیں۔ میں ان کے جواباً فرداً فرداً تحریر کرنے سے معذور ہوں اسلئے بذریعہ اخبار ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کر کے عذر خواہ ہوں۔ عاجزہ والدہ قاضی منظور الحق صاحب محلہ دار الانوار قادیان

دعائے مغفرت (۱) رشید بیگم دختر منشی حسین بخش صاحب پٹواری چک ۳۸۸ ۱۳ مارچ کو فوت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے (۲) میرے والد سید عابد حسین صاحب اس جہان سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔

اضافہ وصیّت

(۱) مبارک احمد صاحب موصی ۶۰۲۵ نیو دہلی نے ۱/۱۰ سے ۱/۹ کر دیا ہے (۲) چودھری شکر الٰہی صاحب موصی ۶۱۲۴ نیو دہلی کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی تھی۔ انہوں نے ۱/۹ حصہ کی وصیت کر دی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالےٰ ان کو مزید قربانیوں کی سعادت بخشے (آمین) دوسرے موصی حضرات کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنی وصیتوں میں اضافہ کریں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق دسویں حصہ کی وصیت کم از کم قربانی ہے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء سے قبل تدریجی بجٹ پورا کیا جائے

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ مطلع ہوں کہ ۱۹۴۳ء کی مجلس مشاورت میں پھر ان جماعتوں کے نام پڑھ کر سنائے جائیں گے۔ جن کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام حصہ آمد۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کا تدریجی بجٹ پورا نہ ہوا ہوگا۔ لہذا عہدیداران مال اور نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ پوری جدوجہد سے اپنی اپنی جماعت کا تدریجی بجٹ گیارہ ماہ پورا کر دیں۔ ناظر بیت المال

تصحیح ۱۷ مارچ ۱۹۴۳ء کے الفضل خطبہ نمبر میں ص۲ کالم ۲ میں حضرت علیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھتیجے لکھا گیا ہے جو درست نہیں۔ آپ چچا زاد بھائی تھے۔ احباب تصحیح کر لیں۔

آتش، آتش کی پکار اور حدیث سید الابرار

آتش زدگی کے اعتبار سے موجودہ جنگ گزشتہ سب جنگوں سے نمایاں نظر آتی ہے جس کثرت کے ساتھ آتشیں بموں کو اس جنگ میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی نظیر کسی پہلی جنگ میں نہیں پائی جاتی۔ اس تباہ کن آتش باری کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت بین نگاہ نے برسوں پہلے ملاحظہ کیا۔ اور فرمایا۔ کہ النار تسقط کالصواعق عندھم فتجانف یا مغرور عن اعضانھم یعنی "ان (عیسائیوں) کے پاس آگ بجلی کی طرح گرے گی۔ پس اے دھوکہ کھانے والے تو ان کے کناروں سے علیحدہ رہ"

چنانچہ اس جنگ میں کثرت سے آتشیں بم گرائے گئے۔ جن کی زد میں آکر ہزاروں فلک بوس عمارتیں جل کر خاک سیاہ ہو گئیں۔ لاکھوں نفوس ہلاک اور کروڑوں اربوں روپیہ کی لاگت کی املاک تباہ و برباد ہوئیں۔

گورنمنٹ نے ہوائی حملہ اور آتش زدگی کے ان نقصانات کی روک تھام کے لئے ایک محکمہ اے۔ آر۔ پی کے نام سے بنایا ہے جس کا ایک اہم مقصد بصورت ضرورت آگ کا مقابلہ کرنا۔ اور اس سے پیدا شدہ نقصانات سے بچاؤ کے لئے عملی تدابیر اختیار کرنا ہے۔ اس مقصد کی بجا آوری میں سہولت پیدا کرنے کے لئے مختلف افراد کو مختلف کام تفویض کئے گئے ہیں۔ اور آگ بجھانے کے لئے خاص جماعتیں stirrup pump parties.

تیار کی گئی ہیں۔ ان جماعتوں میں ہر شخص اپنا مخصوص فرض ادا کرتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو سٹرپ پمپ دیا جاتا ہے۔ دوسرا کلہاڑا اور لیمپ یا ٹارچ اٹھاتا ہے۔ تیسرے کو پانی کا کنستر اور چوتھے کو ریت کے تھیلوں کی خدمت سپرد کی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

غرضیکہ ہر شخص اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے ضروری سامان کے ساتھ گوش بر آواز رہتا ہے اور جونہی نگران (Fire watchers)

کی فائر۔ فائر یعنی آتش۔ آتش کی آواز کان میں پڑتی ہے۔ اپنے اپنے فرض کو مستعدی کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ ہر حلقہ میں نگران (Fire watchers) مقرر ہوتے ہیں۔ جو آگ لگنے پر فوراً فائر۔ فائر (آگ آگ) کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ تاکہ سننے والے ارد گرد سے ان کی مدد کے لئے پہنچ جائیں۔ اور سب مل کر آگ کو بجھانے اور نفوس و املاک کو مقدور بھر بچانے کی کوشش کر سکیں۔

آگ کو بجھانا۔ اور آتش زدہ مکان میں خطرے کی حالت میں داخل ہو کر جانوں اور مال کو بحفاظت باہر نکالنا بڑی جرأت اور ہمت کا کام ہے۔ اس لئے نفسیاتی اعتبار سے ایسے موقعہ پر آگ کا خوف و ہراس دور کرنے اور دلوں میں اطمینان و جرأت پیدا کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرنی چاہئیں لیکن افسوس ہے۔ کہ اے آر۔ پی کے پروگرام کو اس نفسیاتی نکتہ کی روشنی میں مرتب نہیں کیا گیا۔ اور پروگرام میں کوئی ایسا نعرہ نہیں رکھا گیا جس سے دلوں کی ڈھارس بندھے اور لوگ نفوس اور املاک کی حفاظت کیلئے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال سکیں۔ بلکہ فائر فائر کی مہیب چیخ و پکار کو رائج کیا گیا ہے جس سے قوی دل بھی سراسیمہ ہو کر جرأت کو کھو بیٹھیں۔ اور آگ کو اپنی پوری ہولناکیوں کے ساتھ تباہی و بربادی کے دامن کو پھیلانے کا موقعہ مل جائے۔

ہزاروں ہزار درود اور سلام ہو اس امی نبی پر جس نے آج سے سینکڑوں سال پیشتر آگ سے دور رہتے ہوئے اس نفسیاتی نکتہ کو سمجھا۔ جو مدبرین یورپ آگ کے اندر بیٹھ کر نہ سمجھ سکے۔ آپ نے اس حقیقت کی طرف ان مختصر الفاظ میں رہنمائی فرمائی۔ کہ استعینوا علیٰ اطفاء الحریق بالتکبیر (جامع الصغیر)

یعنی "آتش زدگی کی واردات میں آگ بجھانے کے لئے تکبیر کے ساتھ مدد مانگو"

آخر انسان آگ میں بے دھڑک گھسنے سے کیوں دریغ کرتا ہے؟ اسی لئے کہ وہ اپنی جان۔ رشتہ داروں۔ اور مال و منال کی وجہ محبت سے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اور اس اقدام پر وہ اپنے اس قیمتی متاع سے محرومی کے خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ لیکن اس موقعہ پر نعرۂ تکبیر کی پُرشوکت آواز اس کے کان میں پڑ کر اس کو ایک اور محبت کی طرف کھینچتی ہے۔ اور اس کے ذہن میں یہ سبق آموز نصیحت بٹھا دیتی ہے۔ کہ اگرچہ تیرے رشتہ دار تجھے بہت ہی عزیز ہیں۔ اور ان کی محبت تیرے دل کو لبھانے والی ہے۔ اور گو تیرا مال تیرے گاڑھے پسینہ کی کمائی ہے۔ اور تو اُسے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اسی طرح تیری جان تیری عزیز ترین متاع ہے۔ لیکن یاد رکھ! اللہ ان سب سے بڑا ہے اپنی ذات کے اعتبار سے بھی اور اس پیوند کے لحاظ سے بھی جو تیرا اس کیساتھ ہے۔ پس تو محض اس کی رضا کے حصول کے لئے اور اس کی مخلوق کی خدمت کی خاطر ان سب کی قربانی کر اور آگ میں کود جا۔

یہی وہ نفسیاتی ترغیب ہے جس سے ایک کمزور دل بھی جرأت و طاقت پکڑتا ہے اور ہر قسم کی قربانی پیش کر کے بہت سی جانوں اور اموال کو نہنگ آتش کے منہ سے سلامتی کے ساتھ نکال لاتا ہے۔ ورنہ صرف فائر فائر کی پکار تو قلب انسانی میں سراسیمگی اور گھبراہٹ پیدا کرتی ہے۔ اور ہمت و جرأت کو نقصان پہنچاتی ہے۔ حقیقت الامر یہی ہے کہ انسانی فطرت ایسے اڑے وقتوں میں اپنی جرأت کے ابھارنے اور قوت کے قائم رکھنے کے لئے مناسب ترغیبی الفاظ کے استعمال کی محتاج ہے۔ جس کا بہترین نمونہ خدا تعالیٰ کے مقدس نبی نے اپنے کلام مندرجہ بالا میں پیش فرمایا ہے۔ اللھم صل علیہ و بارک وسلم۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

واخر کلمنا حمدٌ وشکرٌ

لربٍ محسنٍ ذی الامتنان

(خاکسار برکات احمد بی۔ اے)

پابندیٔ وقت اور جماعت احمدیہ

پابندیٔ وقت ایک سنہری اصل اور کامیابی کی راہ ہے۔ جو شخص اس گر کو پا گیا۔ کہ وقت کی قدر کرنی چاہیئے۔ وہ درحقیقت دنیا میں کامیابی کی راہ پا گیا۔ مثل مشہور ہے کہ وقت کی قدر کرو۔ زمانہ تمہاری قدر کریگا۔ وقت کو ضائع کرنا اپنے آپ کو ضائع کرنا ہے اور وقت کی پابندی نہ کرنا وقت کو ضائع کرنا ہے وقت کی بے قدری کرنے سے انسان کے دل سے اعتماد نفس اُٹھ جاتا ہے۔ جب اُسے پابندیٔ وقت کی اہمیت کا خیال نہیں رہتا۔ تو وہ وقت کو ایک حقیر شئے تصور کرنے لگ جاتا ہے۔ اور جس نے وقت کو حقیر جانا۔ اس کے لئے زمانہ میں کسی جگہ عزت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وقت کی قدر کرنیوالی اقوام آج دنیا میں کامران ہیں۔ اور وقت کی پابندی نہ کرکے اس کی بے قدری کرنے والے ناکام۔ اس کا گہرا اثر انسانی کیریکٹر پر پڑتا ہے۔ جو آہستہ آہستہ اُس کے احساسات عقیبہ کو کچل دیتا ہے۔ وقت کی پابندی کرنے سے عادات سنورتی اور سُدھرتی ہیں۔ ارادہ میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور اعتماد نفس بڑھتا ہے۔ آج یورپین اقوام میں پابندی وقت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ الحکمۃ ضالۃ المؤمن اخذھا من حیث وجد۔ کہ اچھی بات تو مومن کی گمشدہ چیز ہے۔ جہاں کہیں بھی وہ ہو۔ مومن کو اُسے اختیار کر لینا چاہیئے۔ پس پابندیٔ وقت کو اختیار کرنا مغربیت نہیں۔ نہ یورپین اقوام کی تقلید ہے بلکہ یہ تو ہماری اپنی چیز ہے۔ اغیار تو اس کا فائدہ اُٹھائیں اور ہم اس سے محروم رہیں؟ وقت کی پابندی نیکیوں کی جڑ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ملاحظہ ہو۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَۃٍ یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَۃٌ مِنَ النَّارِ وَ بَرَاءَۃٌ مِنَ النِّفَاقِ (ترمذی صفحہ ۳۲) یعنی جو شخص چالیس روز لگاتار ہر نماز میں تکبیر اُولیٰ کے وقت شامل ہوتا ہے۔ وہ جہنم اور نفاق سے بری ہے۔ اب دیکھیئے یہاں پابندیٔ وقت کے اصل کو کس خوبصورتی سے قائم کیا گیا ہے۔ اور کس لطیف انداز میں اپنی امت کو وقت کی پابندی اختیار کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص منافقت سے بچنا اور اپنا خاتمہ ایمان پر چاہتا ہے۔ اگر وہ جنت کو پانا چاہتا ہے۔ تو وہ وقت کی پابندی کرے۔ اور ٹھیک وقت پر نمازوں میں پہلی تکبیر کے وقت شامل ہو چالیس روز سے مراد یہ ہے کہ اس کے بعد یہ بات اس کی عادت میں داخل ہو جائے گی۔ اور وہ نمازوں میں دیر سے پہنچنا پسند نہیں کرے گا۔

اسی طرح وقت کی پابندی نہ کرنا گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص نے کسی سے وعدہ کیا۔ کہ وہ فلاں کام فلاں وقت تک کر دے گا۔ اب اگر اسے پابندیٔ وقت کا احساس نہیں تو اس کی سستی سے وہ کام وقت پر ہونے سے رہ جائے گا۔ اور اسے وعدہ خلافی کرنے کا گناہ ہوگا۔ پھر اسے جھوٹ بولنا پڑے گا۔ یا کوئی اور عذر خواہی کرنی پڑے گی۔

پس وقت کی پابندی نہ کرنا بہت سی بدیوں کو دعوت دیتا ہے۔ اور وقت کو ضائع کرنا جو پابندی نہ کرنے کا نتیجہ ہے خود ایک گناہ ہے۔ جو لغویات میں داخل ہے۔ اور اس زمانہ میں جبکہ وقت کا ادنےٰ سے ادنےٰ شمار بھی موجود ہے۔ اور وقت کی پابندی کرنا بہت سہل ہوگیا ہے۔ ہمیں پوری کوشش کر کے اسے اختیار کرنا چاہیئے:

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ خاص طور پر اس امر کے لئے مشہور ہے۔ کہ اس زمانہ میں تھوڑے وقت میں زیادہ کام ہونگے یعنی وقت کی قدر بڑھ جائے گی۔ اس لئے وقت کی پابندی احمدیوں کا طغرئ امتیاز ہونا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ (تذکرہ ص ۳۶۶) کہ تو وہ شیخ مسیح ہے۔ جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ وقتہ میں ضمیر اس طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ کہ یہ امر پہلے سے مقدر ہو چکا ہے۔ پس وقت کی پابندی کرنا ہم احمدیوں کے اغراض میں شامل ہے ہمیں چاہیئے۔ کہ اس خوبی کو اپنے اندر پیدا کریں حتیٰ کہ وقت کی پابندی ہمارا شعار بن جائے۔ یہ ہمارا فخر قرار پائے۔ ہمارا یہ امتیازی نشان ہو:

خاکسار ناصر احمد واقف تحریک

اور پوتی و نواسی کے رشتے یہیں مہاجروں کے ساتھ کئے۔ یہیں زمین خریدی۔ اس میں پانچ چھ سو روپیہ لگا کر کنواں لگوایا۔ میں نے کہا۔ کہ آپ اسے اتنا مستحکم کیوں کر رہے ہیں۔ جواب دیا۔ چاہتا ہوں کہ پشتوں تک کام دے۔ اپنے بیٹے کا مکان بھی یہیں اپنی نگرانی میں بنوایا۔ غرض اپنے جسمانی و روحانی تعلقات دارالامان اور خلافت و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پختہ اور دیرپا رکھنے کی ہر تدبیر کی۔ جب بیماری فالج کا حملہ ہوا۔ تو بالاخر قادیان میں آ گئے۔ مگر پھر کچھ عرصہ کے بعد واپس جانا پڑا۔ اور پٹیالے وفات پائی۔ جہاں سے آپ کے بیٹے عبدالغفور خان جنازہ یہاں لائے۔ اور قطعہ صحابہ میں دفن ہوئے۔ قریباً ۸۰ سال عمر پائی۔ اللھم اغفر لہ واکرم نزلہ ؕ

خاکسار اکمل عفا اللہ عنہ

مجلس احرار پر دلچسپ تبصرہ

معزز معاصر انقلاب ۱۸ مارچ لکھتا ہے۔

معزز معاصر "احسان" نے احرار کو مخاطب کر کے کہا ہے۔ کہ وہ بھی اتحادی پارٹی کی طرح عام غریبوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے کوئی عملی پروگرام تجویز کریں۔

مشورہ بہت اچھا ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ احراری بزرگوں کو بھی اس کے تسلیم کر لینے میں تامل نہ ہوگا۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ شہر کے مسلمان جذباتی واقع ہوئے ہیں۔ وہ اس قسم کے پروگرام کو سنکر چندہ نہ دیں گے۔ اور جب چندہ نہ آئے گا۔ تو احرار کھائیں گے کہاں سے؟

احرار کے لیڈر خود غریب ہیں۔ اور غریبوں کی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہذا ان کے پیش نظر سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اپنی حالت کو بہتر بنائیں۔ چنانچہ جب احرار لیڈروں کا حال پتلا ہو جاتا ہے۔ تو ضرور کوئی نہ کوئی تحریک برپا کر دی جاتی ہے۔ تاکہ پیسے آئیں اور لیڈروں کی حالت بہتر ہو جائے۔ کشمیر نہیں تو کپور تھلہ ہی سہی۔ اور کپور تھلہ بھی نہ ہو تو کوئٹہ کے زلزلہ زدوں کی مرہم پٹی ہی سہی۔ جس کام

خان عبدالغنی خان صاحب سنوری مرحوم کے مختصر حالات

آپ کے والد مولا بخش خان نام رام پور سے آ کر قصبہ سنور (پٹیالہ) میں آباد ہوئے۔ اور مہاراجہ صاحب کے فراشخانہ میں ملازمت حاصل کی۔ ان کی وفاشعاری اور دیانت و امانت داعتماد کی وجہ سے یہ عہدہ ابھی تک نسلاً بعد نسلٍ انہی کے خاندان میں ہے۔ مرحوم کی بیعت کا سن ۱۹۰۳ء ہے۔ بیعت کے بعد جس گھر میں محرم کی مجالس ہوا کرتی تھیں۔ وہاں درثمین کے اشعار دن رات پڑھے جاتے۔ اور حضرت اقدس کی کتب کا مطالعہ رہتا۔ آپکو تبلیغ کی ایک دھن لگی رہتی۔ اور نہایت تحمل و بردباری سے یہ فریضہ بجالاتے اس کے جواب میں اکثر سخت سست بھی سنتے مگر بخوشی برداشت کرتے۔ اور زیر تبلیغ شخص کا پیچھا نہ چھوڑتے۔ افسروں اور ماتحتوں سے ایسے اخلاق سے پیش آتے کہ ہر ایک آپ کو اپنا خیر خواہ سمجھتا۔ مہمان کی آؤ بھگت و مسافر نوازی اور سخاوت آپ کا شیوہ تھا۔ صوم و صلوٰۃ کے نہایت پابند نماز میں سوز و گداز اور اکثر رقت طاری ہو جاتی۔ جب سے بیعت کی۔ قادیان دارالامان سے مستحکم تعلقات پیدا کرنے میں ساعی رہتے۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات بجالانے کا بہت شوق رکھتے۔ علاوہ جلسہ سالانہ کے بار بار نہ صرف خود قادیان حاضر ہوتے رہتے۔ بلکہ چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب کو بھیجتے۔ کہ دارالامان میں کچھ عرصہ رہ کر یہاں کی برکات سے مستفیض ہوں۔ آپ نے اپنے اکلوتے لڑکے کو یہاں تعلیم کے لئے معہ اسکی والدہ کے بھجوا دیا۔ اور مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا۔ اپنے بھانجے سید علی احمد مہاجر ساکن رجادلی (انبالہ) کو بھی آپ نے تحصیل فیوض کے لئے لڑکپن میں ہی قادیان بھیجدیا تھا۔ مرحوم کو اپنے بیٹے اور نواسے

میں چار پیسے کا نفع ہو تو یہی کام اچھا۔

لیکن اب تو وہ محفل ہی درہم برہم ہو گئی مد ہے مولوی صاحب یعنی مولینا حبیب الرحمٰن لدھیانوی جیل میں ہیں۔ چودھری افضل حق کا انتقال ہو گیا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری بیمار ہیں۔ شیخ حسام الدین آڑھت کا کام کرتے ہیں۔ مولوی مظہر علی اظہر دل شکستہ ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس جب بانس ہی نہ رہے تو اب بانسری کیا بجے

بشنواز نے چوں حکایت می کند۔ وز جدائی ہا شکایت می کند

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ظہور ۱۳۲۱ھ ش

دفتر مرکزیہ۔ جلسہ ماہانہ:۔ یکم ظہور ۱۳۲۱ھ ش بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں ماہانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں زخمی شدہ مریضوں کے لئے اپنا خون پیش کرنے کی تحریک کی گئی۔ بہت سے اراکین نے اپنے نام لکھوائے۔

دستور اساسی میں ترمیم۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دستور اساسی میں مندرجہ ذیل ترامیم اور زیادتی کیگئی (۱) پہلے دفعہ ۹۹ کے ماتحت تمام عہدیداران مجلس مقامی و حلقہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوتا تھا۔ اس میں یہ ترمیم کی گئی۔ کہ صرف قائد یا زعیم کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ (۲) دفعہ ۹۹ کو اس طرح کر دیا گیا۔ کہ قائد اور زعیم کے سوا باقی عہدیدار بذریعہ نامزدگی مقرر کئے جائینگے۔ جنہیں قائد مقامی یا زعیم حلقہ نامزد کر کے صدر مجلس کی منظوری حاصل کریگا۔ (۳) دستور اساسی میں دفعہ ۲۱۹ کا اضافہ کیا گیا۔ جسکی رو سے ہر عہدیدار مجلس کیلئے ڈاڑھی رکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خط و کتابت کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

آمد مقامی ۵۴۸ - آمد بیرون ۱۷۷ - روانگی مقامی ۴۳۰ - روانگی بیرون ۳۶۸ +

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بمبئی ۲۴ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۳۰ اپریل کے بعد ملکہ وکٹوریہ اور ایڈورڈ ہفتم کے روپے اور اٹھنیاں جائز نہیں رہیں گی۔

لاہور ۲۴ مارچ مسٹر لیکھرام بی۔ اے ایڈیٹر ہندی ملاپ اور ڈاکٹر کھیم چند سب ایڈیٹر ہندی ملاپ آج ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے۔

بمبئی ۲۴ مارچ۔ حکومت ہند نے ۲۰ مارچ سے ایسی دیا سلائی کی ڈبیوں کی قیمت ۸ پائی سے ۹ پائی فی بکس کر دی ہے۔ جن میں دیا سلائیاں ۵۰ سے زیادہ ہوں۔ مگر ۷۰ سے زیادہ نہ ہوں۔

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ ایک ممبر نے کونسل آف سٹیٹ میں دریافت کیا۔ کہ کیا فیصلہ کیا گیا ہے کہ گاندھی جی اور ان کے ساتھیوں کے خلاف کسی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا۔ اور اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو یہ مقدمہ کب چلایا جائیگا اور اس عدالت کی ساخت اور طریق سماعت کیا ہوگا ہوم سیکرٹری نے کہا۔ کہ گورنمنٹ فی الحال اس مرحلہ پر کوئی بیان دینے کے لئے تیار نہیں۔

بمبئی ۲۴ مارچ۔ سر تیج بہادر سپرو نے لیڈرز کانفرنس کے ریزولیوشن کے مطابق گاندھی جی کو رہا کرانے کے لئے وائسرائے کے پاس ڈیپوٹیشن لے جانے کی درخواست کی تھی۔ انہیں جواب ملا ہے کہ وائسرائے چار ممبروں کے ڈیپوٹیشن سے ملاقات کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اس سے پہلے انکی یہ خواہش ہے کہ ڈیپوٹیشن مطالبہ کے حق میں جو دلائل پیش کرنا چاہتا ہے۔ وہ ایک بیان کی صورت میں انہیں بھیج دئے جائیں۔

امرتسر ۲۴ مارچ۔ سونا ۷۳ روپے۔ چاندی ۱۰۹ روپے۔ پونڈ ۵۰ روپے ۴ آنے +

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

موگا منڈی ۲۴ مارچ۔ گندم فارم ۹ روپے نخود حاضر ۸ روپے ۹ آنے۔ دال نخود ۱۰ روپے ۲ آنے۔ مکی لال ۶ روپے ۳ آنے۔ باجرہ ۵ روپے ۸ آنے اڑد سیاہ ۸ روپے۔ مونگ سبز ۸ روپے ۴ آنے۔ موٹھ ۵ روپے ۲ آنے۔ بنولہ سفید دیسی ۶ روپے ۸ آنے۔ بنولہ پیور ۶ روپے ۹ آنے۔ سرسوں ۸ روپے ۹ آنے اور ۸ روپے ۸ آنے +

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ کامرس ڈیپارٹمنٹ نے ۲۶ مارچ کو ایک غیر رسمی کانفرنس بلائی ہے۔ جسمیں اخباری کاغذ کے راشن کی سکیم پر غور کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر دیوی داس گاندھی صدر انڈین اینڈ ایسٹرن نیوز پیپرز سوسائٹی بھی اس کانفرنس میں شامل ہوں گے۔

نئی دہلی ۲۵ مارچ۔ آج تیسرے پہر کے ہندوستانی کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل رات ہمارے ہوائی جہازوں نے پھر برما پر کامیاب حملہ کیا۔ ٹانگو میں جاپانیوں کے ہوائی اڈہ کو نشانہ بنایا گیا۔ جہاں زور سے بم پھٹتے دیکھے گئے۔ ہمارے ہوائی جہاز کالاڈان اور مایو پر بھی اڑے۔ اور انہوں نے مشین گنوں سے دشمن کی کشتیوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کی۔ حملہ کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے +

کلکتہ ۲۵ مارچ۔ آج چٹاگانگ کے علاقہ میں چند جاپانی ہوائی جہاز حملہ کے لئے آئے۔ مگر ان کے بموں سے کسی جانی یا مالی نقصان کی خبر نہیں ملی۔

لنڈن ۲۵ مارچ۔ ٹیونیشیا میں برطانیہ کی آٹھویں فوج کی سرگرمیوں کے بارہ میں کوئی تازہ خبر نہیں ملی۔ فوجی نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ اس علاقہ میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔

لنڈن ۲۶ مارچ۔ جنوبی ٹیونیشیا میں دشمن کی فوجیں اس بات کی زبردست کوشش کر رہی ہیں۔ کہ برطانوی فوج مرات لائن کے مورچوں کو پار نہ کر سکے۔ الجیریا ریڈیو نے کل رات کہا۔ کہ مرات لائن کے پاس گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ دشمن ٹینکوں اور تازہ دم فوجوں کے دستوں کے دستے لڑائی میں جھونک رہا اور سخت گولہ باری کر رہا ہے۔ مگر اس کے باوجود اس کی ایک قلعہ بندی پر ابھی تک برطانیہ کی آٹھویں فوج کا قبضہ ہے۔ دونوں طرف کی فوجیں ایک دوسرے پر لگاتار گولے برسا رہی ہیں۔ اتحادی ہوائی جہاز بھی دشمن کی رسد اور کمک کے راستوں پر دھواں دھار بم برسا رہے ہیں۔ مرات لائن کی لڑائی آخری مرحلے پر پہنچ گئی ہے۔ گافسا کے علاقہ میں امریکی فوجیں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ ایک اور امریکی دستہ جو جنوب مشرق کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس نے جرمنوں کے سخت حملوں کو روک لیا ہے اس حملہ میں جرمنوں کے ایک سو ٹینک برباد کر دئے گئے۔ اور بیس کو نقصان پہنچا۔ شمالی ٹیونیشا میں برطانوی فوج نے دشمن کی ایک چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ دشمن کے ایک ہوائی میدان کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ جہاں ساٹھ ہوائی جہاز کھڑے تھے۔

واشنگٹن ۲۶ مارچ۔ امریکہ کے جنگی وزیر نے کل ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنوں کو ٹیونیشیا کی لڑائی میں ہوائی جہازوں۔ موٹر لاریوں اور ٹینکوں کا جسقدر نقصان پہنچا ہے۔ اتنا پہلے کبھی نہیں پہنچا۔ اتحادیوں کا اگر ایک جہاز کام آتا ہے۔ تو دشمن کے چار +

ماسکو ۲۶ مارچ۔ پچھلے مورچہ پر جو روسی فوجیں سمالنسک کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ انہوں نے بعض اور بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمنوں نے دریائے ڈونیز کو پار کرنے کی پھر کوشش کی۔ مگر روسیوں نے مونہہ توڑ جواب دیا۔

لنڈن ۲۶ مارچ۔ کل روسی سفیر نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اپنا آخری مقصد حاصل کرنے کے لئے ہمیں ابھی لمبے اور کٹھن راستے طے کرنے ہیں۔ ہم امریکہ اور برطانیہ سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ بہت جلد سارا زور اس امر پر لگا دینگے۔ کہ ہٹلر کو شکست ہو۔ اور یہ بھیانک لڑائی ختم ہو جائے۔ آخر میں آپ نے ہر مرد اور عورت سے اپیل کی۔ کہ وہ لڑائی میں فتح حاصل کرنیکے لئے اپنا پورا زور لگا دے۔

لنڈن ۲۶ مارچ۔ کل تیسرے پہر انگریزی بمباروں نے جرمن ٹھکانوں کی خبر لی۔ انہوں نے ریلوے یارڈوں کو خصوصیت سے نشانہ بنایا جہاں گاڑیاں کھڑی تھیں۔ تمام بم نشانہ پر لگے۔

لنڈن ۲۶ مارچ۔ امریکی ہوائی بیڑے کے کمانڈر نے کل ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ بہت جلد امریکن جہاز دن کیوقت بھی اسی زور و شور سے جرمنی پر حملے کرینگے جس زور سے انگریزی جہاز رات کے وقت حملے کرتے ہیں +

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر